Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | اتوار ۵ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ یکم شہادت ۱۳۶۹ہش یکم اپریل ۱۹۹۰ء | نمبر ۷۴

جرمنی میں سو بیوت الذکر بنانے کا پروگرام

جماعت احمدیہ جرمنی کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا،

"بہت ہی منظم منصوبے کے ساتھ بڑے عمدہ طریق پر وہاں یہ پروگرام بنایا جارہا ہے کہ آئندہ دس سال کے اندر خدا تعالےٰ توفیق دے تو وہاں ۱۰۰ (بیوت الذکر) ہو جائیں اور یہ یورپ کا پہلا ملک ہوگا جہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ۱۰۰ (بیوت الذکر) بنانے کی توفیق ملے گی۔"

(الفضل ۸، مارچ ۱۹۹۰ء صفحہ ۵-۶)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے اس کو حقیر مت سمجھو۔ اسی سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔ جو لوگ بدیوں سے بچنے کی تجویز اور تدبیر نہیں کرتے ہیں وہ گویا بدیوں پر راضی ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر خدا تعالےٰ اُن سے الگ ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۶)

"مگر بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت اور حالت سے محض ناواقف ہیں۔ اور اسی وجہ سے اس زمانہ میں بہت سے لوگ اس سے منکر ہو گئے ہیں کیونکہ وہ ان تاثیرات کو نہیں پاتے اور منکر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہوتا ہی ہے۔ پھر دعا کی کیا حاجت ہے۔ مگر میں خوب جانتا ہوں کہ یہ تو نرا بہانہ ہے۔ انہیں چونکہ دعا کا تجربہ نہیں اس کی تاثیرات پر اطلاع نہیں اس لیے اس طرح کہہ دیتے ہیں۔ ورنہ اگر وہ ایسے ہی متوکل ہیں تو پھر بیمار ہو کر علاج کیوں کرتے ہیں؟ خطرناک امراض میں مبتلا ہوتے ہیں تو طبیب کی طرف دوڑے جاتے ہیں بلکہ میں سچ کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ چارہ کرنے والے یہی ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۶۳-۲۶۴)

"غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جابجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں۔ جنہوں نے دُعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السّلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا تعالےٰ کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۶۸، ۲۶۹)

○ مکرم مبشر احمد صاحب کارکن دارالضیافت ابن مکرم محمد الدین صاحب (کارکن الفضل) کی شادی مورخہ ۲۳، مارچ ۱۹۹۰ء کو عزیزہ بشریٰ پروین صاحبہ بنت مکرم نور احمد صاحب محلہ دارالیمن وسطی کے ہمراہ قرار پائی۔ ۲۴، مارچ کو احاطہ دفتر الفضل میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ ان کا نکاح مورخہ ۱۹، مارچ کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے بعوض ۱۰ ہزار روپے حق مہر پڑھایا تھا۔

○ عزیزہ عابد انور صاحب ابن مکرم انور ملک صاحب (لاہور چھاؤنی) کا نکاح عزیزہ فرح ناز صاحبہ بنت جناب حمید اللہ خان صاحب ساکن لاہور کے ہمراہ مورخہ ۲۲، فروری ۹۰ء کو مکرم منیر الدین صاحب مربی سلسلہ نے ہلٹن ہوٹل لاہور میں بعوض حق مہر مبلغ -/۳۰،۰۰۰ پڑھا۔

○ عزیزہ فرحت انور صاحبہ بنت مکرم انور ملک صاحب کا نکاح مورخہ ۱۹، مارچ ۹۰ء کو ہمراہ عزیزم مبین ظفر صاحب ابن مکرم شیخ حمید احمد صاحب ظفر (لاہور) بعوض حق مہر مبلغ -/۲۵،۰۰۰، منیر الدین صاحب مربی سلسلہ نے بمقام ہوٹل کیپانہ گلبرگ لاہور پڑھایا۔ اس کے بعد دولہا کے دادا جان محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے چند نذیں نصائح کے بعد دُعا کروائی۔

○ عزیز ظہور احمد صاحب شمس ابن مکرم چوہدری نثار احمد صاحب کا نکاح عزیزہ صائمہ المتین صاحبہ بنت مکرم خالد سیف اللہ صاحب ریٹائرڈ چیف انجینئر (واپڈا) حال سڈنی آسٹریلیا کے ہمراہ مورخہ ۲۴، مارچ ۱۹۹۰ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے بعوض مبلغ چھ ہزار آسٹریلین ڈالر پڑھایا۔

احباب دُعا کریں کہ ان تمام رشتوں کو اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔

علوم میں ترقی کا ذریعہ

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالےٰ آپ سے راضی ہو)

"مَیں نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے علوم میں اسی طرح ترقی بخشی ہے کہ مَیں نے کبھی کسی معترض کے اعتراض کو غیر اہم نہیں سمجھا بلکہ جو بھی اعتراض کسی معترض نے کیا میں نے اسے اہم سمجھا اور اس کا جواب دینے کی کوشش کی۔ بعض لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ اگر کوئی اعتراض کرے تو ہنس پڑتے ہیں اور کہتے ہیں یہ بھی کوئی اعتراض ہے۔ ایسے لوگوں کو جواب نہیں سوجھتا۔ لیکن جو لوگ عقل سے موازنہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ایک شخص کو دھوکہ لگا ہے تو دوسرے کو بھی دھوکہ لگ سکتا ہے اور پھر تیسرے

باقی صفحہ ۲ کالم ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم شہادت ۱۳۶۹ ہش — یکم اپریل ۱۹۹۰ء

صبر کا دامن

مصیبت یا مشکل جب بھی آتی ہے انسان اسے ایک نئی افتاد سمجھتا ہے ۔ وہ سوچتا ہے کہ اچھی بھلی زندگی گزر رہی تھی، یہ کیا ہو گیا اگر وہ ذرا سا غور کرے تو شائد اس کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہ ہو کہ ایسی مصیبت اور ایسی مشکل تو پہلے بھی آ چکی ہے ۔ اور اس طرح اسے برداشت کرنا بھی آسان ہو جائے بلکہ اس سے دل میں بشاشت پیدا ہو جائے کہ چلو ایسا ہؤا ہی کرتا ہے ۔

احمدیہ جماعت جن حالات میں سے گزر رہی ہے ، خاص طور پر پاکستان میں ۔ وہ بھی کئی دِلوں میں اضطراب پیدا کر دیتے ہیں۔ لُوٹ مار ۔ مار پیٹ ۔ قتل و غارت یہ سب کچھ ہم سے رَوا رکھا جا رہا ہے اور بعض اوقات بعض دوستوں کے دِل میں خیال آتا ہے شائد فلاں بات نہ ہوتی تو حالات ایسے نہ ہوتے یا فلاں بات ہوتی تو ان حالات کا سامنا نہ کرنا پڑتا ۔ لیکن یہ بات نہیں ہے ۔ یہ کوئی نئی مشکل نہیں ہے ۔ ہم ایسی جماعتوں کے ساتھ ازل سے یہی کچھ ہوتا رہا ہے بلکہ دوسروں کی بات کیا ہے ۔ ہمارے اپنے ساتھ بھی شروع سے یہی ہوتا آیا ہے ، اور ایک وقت تک ہوتا رہے گا ۔ یہ بات ہماری جماعت کے ریکارڈ میں موجود ہے کہ " سرحد پار کے علاقہ جات سے ایک جگہ سے چند احمدیوں کا ایک خط حضرت کی خدمت میں پہنچا کہ اس جگہ بد امنی ہے لوگ آپس میں ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں کوئی پُرسان نہیں ۔ چند مُلّاں ہم کو قتل کرنا چاہتے ہیں ۔ کیا آپ کی اجازت ہے کہ ہم بھی ان کو قتل کرنے کی کوشش کریں ۔ حضرت نے فرمایا

" ایسا مت کرو ۔ ہر طرح سے اپنی حفاظت کرو ۔ لیکن خود کسی پر حملہ نہ کرو ، تکالیف اٹھاؤ اور صبر کرو ۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ تمہارے لئے کوئی انتظام احسن کر دے ۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اور صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے ۔"

حالات کیسے بھی ہوں ۔ ہمیں یہی کچھ کرنا ہے ۔ اپنی حفاظت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا اور اس بات پر یقین رکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور وہ ضرور کوئی احسن انتظام کرے گا ۔

مار لو گے جس کے بنیادی حقوق
وہ بپھر جائے گا لاوے کی طرح
اس کا مستقبل سنور جائے گا ، اور
تم بگڑ جاؤ گے آوے کی طرح

ابوالاقبال

ہماری عاجزی کی انتہا تو کچھ بھی نہیں
ہمارے پاس رضا کے سوا تو کچھ بھی نہیں

تمہارے پاس خزانے ہیں طاقتوں کے تمام
ہمارا زورِ دعا کے سوا تو کچھ بھی نہیں

ہمارے پاس ہیں صلح و سلام کے اسلحہ
تمہارا خنجر جور و جفا تو کچھ بھی نہیں

بُتوں کو خوف گنہ کا نہ جُرم کی ہے شرم
نظر میں اُنکی جزا و سزا تو کچھ بھی نہیں

فروغِ حُسن ہے شرم و حیا سے اَے تنویرؔ
وگرنہ غازہ و رنگِ حنا تو کچھ بھی نہیں

روشن دین تنویرؔ

(الفضل ۳ ، دسمبر ۱۹۶۴ء)

بقیہ :۔ صفحہ ۱ سے آگے

کو بھی دھوکہ لگ سکتا ہے بلکہ اگر ایک شخص کو صحیح اور جائز طور پر دھوکہ لگ گیا ہے تو ۲۰ ہزار کو بھی صحیح اور جائز طور پر دھوکہ لگ سکتا ہے ۔ اسلئے ہمیں ان اعتراضات کو حل کرنا چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ ان کی کامیابی کے رستے کھول دیتا ہے اور ان پر تمام اعتراضات کی حقیقت واضح کر دیتا ہے اگر کوئی شخص محض بے ایمانی سے اعتراض کرتا ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس شخص نے بے ایمانی سے اعتراض کیا ہے لیکن اگر ہمیں معلوم ہو کہ دھوکہ لگنے کی کوئی وجہ موجود تھی اور معترض کے پاس کوئی نہ کوئی دلیل تھی تو ہمیں اس پر غور کرنا چاہیئے اور اگر ہم ایمانداری سے غور کریں تو یقیناً ہماری توجہ اس طرف پھر جائے گی کہ اگر ایک شخص کو کسی دلیل کی وجہ سے ٹھوکر لگی ہے تو اور اشخاص کے لئے بھی وہی دلیل ٹھوکر کا موجب ہو سکتی ہے ۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس اعتراض کو دُور کریں تا کہ ان لوگوں کو ایمان نصیب ہو بہرحال مجھے اللہ تعالیٰ نے اس ذریعہ سے بہت سے علوم عطا فرمائے ہیں ۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ ، ستمبر ۱۹۵۶ء)

اعلان گمشدگی

دو چار روز ہوئے رحمت بازار میں ایک خاتون کا ایک پانچ صد روپے کا نوٹ گر گیا تھا ۔ جس دوست کو ملا ہو وہ دفتر الفضل میں پہنچا کر ممنون فرمائیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات
نون سین

لتھوانیا
آزاد یا غیر آزاد

لتھوانیا نے اپنی اسمبلی میں فیصلہ کیا کہ وہ ماسکو کے زیر تسلط رہنے کی بجائے الگ ایک آزاد ملک کے طور پر زندگی گذاریں گے۔ جب اس فیصلے کی اطلاع صدر میخائل گورباچوف کو دی گئی تو انہوں نے بڑی سختی سے اس فیصلے کو غیر قانونی کہہ کر ماننے سے انکار کر دیا۔ اور یہ بھی کہا کہ بالٹک ریپبلک کی لیڈر شپ سے گفتگو کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ کیونکہ ایسی گفتگو صرف غیر ملکی اصحاب سے کی جاتی ہے۔ یہ بات مسٹر گورباچوف نے کانگریس آف پیپلز ڈیپیٹیز سے کہی جنہوں نے تالیاں بجا کر اس کا خیر مقدم کیا۔ بعض صحافیوں نے جو اس وقت کریملن میں موجود تھے اس خیال کا اظہار کیا کہ گورباچوف کا یہ بیان صرف لتھوانیا کیلئے نہیں ہے۔ بلکہ اسکے ہمسایہ ممالک اسٹونیا اور لٹویا کے لیئے بھی وہ یہی کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ یہ بات گورباچوف نے اس سیشن میں کہی جو خاص طور پر صدر کے اختیارات میں اضافہ کے لیئے بلایا گیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ اس سے اگلے روز پارلیمنٹ کا ایک اور اجلاس منعقد کیا جائے گا جس میں لتھوانیا کے متعلق بحث ہوگی۔ تاکہ لتھوانیا کے فیصلے پر پوری طرح گفتگو ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ لتھوانیا کی پارلیمنٹ اس بات کی اہل نہیں ہے۔ کہ وہ ریپبلک کو آزاد قرار دے دے۔ دراصل لتھوانیا نے ایسے وقت میں یہ ریزولیوشن پاس کیا تھا جب انہیں خیال تھا کہ عنقریب مسٹر گورباچوف کو مزید اختیارات دیے جا رہے ہیں۔ اس سے پہلے پہلے یہ کام کر لینا چاہیے گورباچوف نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ "ہمارے اس اجلاس میں تمام ریپبلکس بشمول لتھوانیا شامل ہیں" لیکن تین بالٹک ریپبلکس ریاستوں نے کہا ہے کہ ہم یہاں ووٹ دینے کیلئے نہیں آئے۔ بلکہ آبزرور کے طور پر آئے ہیں اور وہ بھی ایسے آبزرور جن کو خاص طور پر بلایا گیا ہے مسٹر گورباچوف کے فیصلے سے پہلے لتھوانیا کے فرسٹ سیکرٹری نے صحافیوں کو بتایا کہ لتھوانیا کے تمام لوگ ماسکو کے ردِ عمل کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے لتھوانیا پارٹی نے اپنے آپ کو روس کی کمیونسٹ پارٹی سے آزاد ہونے کا اعلان کر دیا تھا۔ لتھوانیا کی پارلیمنٹ میں اکثریت نیشنلسٹ سجودیز موومنٹ کی ہے۔ یہ ریاست ۱۹۱۸ء سے ۱۹۴۰ء تک آزاد تھی۔

لیکن ۱۹۴۰ء میں سٹالن نے اسے روس کے ساتھ شامل کر لیا۔ روسی پارلیمنٹ نے پہلے اس خیال کا بھی اظہار کیا تھا۔ کہ جو تجاویز صدارت کے سلسلہ میں پیش کی گئی ہیں ان کے ذریعے گورباچوف کو بہت زیادہ اختیارات حاصل ہو جائیں گے۔ وہ اپنے احکام صادر کر کے حکومت کر سکیں گے۔ ہنگامی حالات کا اعلان کر سکیں گے۔ پارلیمنٹ توڑ سکیں گے اور حکومت کو بھی برطرف کر سکیں گے۔ مسٹر گورباچوف جو کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ اور سپریم سوویت کے چیئرمین بھی ہیں کہتے رہیں گے کہ انہیں اپنے اصلاحی پروگراموں کو آگے بڑھانے کیلئے ان اختیارات کی اشد ضرورت ہے۔

اسرائیل پالیسی بدلے

روسی حکومت نے اسرائیل سے کہا ہے کہ روس سے اسرائیل آنے والے یہودیوں کو عرب علاقوں میں بسانے کی سکیم فوری طور پر ترک کرے اور اس بات کی ضمانت دے کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو انہیں ان علاقوں میں نہیں رہنے دیا جائے گا۔ روس کی وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے بتایا کہ اسرائیل کے قونصلر گروپ کے سربراہ (ARIEH LEVIN) آریئے لوین کو دفتر خارجہ میں بلایا گیا تھا اور اسے بلا کر ایک میمورنڈم دیا گیا۔ جس میں اسرائیل سے تقاضا کیا گیا کہ وہ روس سے وہاں جانے والے یہودیوں کو عرب علاقوں میں نہیں بسائیں گے جب یہ پوچھا گیا کہ گزشتہ دنوں جو یوڈ لیوی جو اسرائیل کے وزیر مکانات ہیں نے اعلان کیا تھا کہ چار ہزار مکان اور فلیٹ مغربی کنارے پر بنائے جا رہے ہیں تو روسی وزیر خارجہ نے کہا کہ اسرائیل کے بعض لوگ جان بوجھ کر عالمی قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور مشرق وسطی میں امن سلسلے میں کی جانے والی کوششوں کی راہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ اس سے پہلے قاہرہ میں عرب لیبر آرگنائزیشن نے اسرائیل کی اس پالیسی کو مشرقی یورپ سے آنے والے یہودی وہاں بسائے جائیں کی مذمت کی تھی۔ انہوں نے وہاں کہا تھا کہ ان کے وہاں بسائے جانے سے فلسطینیوں کا معیار زندگی متاثر ہو گا۔ یہ بات اس تنظیم کی اٹھارویں کانگریس کے موقع پر کہی گئی۔ اور یہ اس بات کا بھی اظہار کیا گیا کہ ان لوگوں کے آنے سے فلسطینیوں کی نوکریاں بھی چھن جائیں گی۔ اس کانگریس میں یہ رپورٹ بھی پیش کی گئی۔ کہ اسرائیل رابطہ فیکٹری (لیبیا) کو اڑا دینے کی تیاری کر رہا ہے اگرچہ ایک اسرائیلی نمائندے نے اس بات کی تردید کی ہے اور کہا ہے۔ کہ یہ محض ایک تخیل ہے بحث تو اقوام متحدہ کی کونسل میں بھی اس بات پر ہوگی کہ اسرائیل روسی یہودیوں کو فلسطینی مقبوضہ علاقے میں بسا رہا ہے۔ لیکن ابھی تک اس کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی اور تاریخ اس لیئے بھی مقرر نہیں ہو سکی کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ان دونوں نمیبیا کی آزادی کی تقریبات میں شرکت کیلئے وہاں جا رہے ہیں۔ اگرچہ چیئرمین یاسر عرفات نے کہا ہے کہ اگلے بدھ کے روز اس پر یو۔این میں بحث ہو جانی چاہیے۔ اس بحث کیلئے کئی ہفتے ہوئے روس نے درخواست دی تھی اور اس درخواست کی بنا یہ تھی کہ عرب حکومتوں نے اسرائیل کی اس تجویز کے خلاف خاصا احتجاج کیا تھا۔ گذشتہ سال ۶۰ ہزار یہودی روس سے گئے تھے۔ جن میں سے ۱۳۵۰۰ اسرائیل گئے اور ان میں سے ۱۰۸ مقبوضہ علاقوں میں بسائے گئے۔ جب اقوام متحدہ کا ادارہ اپنے اجلاس میں اس بات پر بحث کرے گا تو روس کے ایک ریزولیوشن پر گفتگو ہوگی۔ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اسرائیل حکومت کی مذمت کی جائے کہ وہ یہودیوں کو مقبوضہ علاقے میں بسا رہا ہے۔ روس کا خیال یہ ہے کہ ایسا کرنا چوتھی جنیوا کنونشن کے معاہدے کے خلاف ہے۔ خاص طور پر اس کی شق نمبر ۴۹ کے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ قابض حکومت اپنی آبادی کو مقبوضہ علاقے میں کسی صورت میں بھی تبدیل نہ کرے۔

سپیکرز کانفرنس

گذشتہ دنوں لاہور میں گیارہویں سپیکرز کانفرنس منعقد ہوئی۔ ۱۹۸۵ء کے بعد یہ پہلی کانفرنس ہے۔ اس موقعے پر قومی اسمبلی کے سپیکر ملک معراج خالد جو اس کانفرنس کی صدارت بھی کر رہے تھے۔ نے موجودہ سیاسی حالات اور طریق انتخاب کے متعلق کھل کر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ غیر جمہوری طریقوں کو اپناتے ہوئے سیاسی پارٹیوں میں جو کشمکش جاری ہے اب ایک دوسرے کی دشمنی کی حد کو چھونے لگی ہے اور جلد حالات کی بہتری کا کوئی امکان نہیں۔ انتخابات کے متعلق آپ نے کہا کہ یہ نسبتی نمائندگی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہونا چاہیئے۔ اس وقت کیفیت یہ ہے کہ بعض نمائندے نہایت کم ووٹ لے کر بھی منتخب ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ جیسا کہ بعض دوسرے ممالک میں ہوتا ہے یہاں بھی حلقہ انتخاب کے کل ووٹوں کا ۵۰ فی صد اعتماد حاصل کرنے کے بعد ہی کسی کو منتخب قرار دیا جانا چاہیئے۔

اس سلسلے میں آپ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ حکومت کو ایسا کرنے کیلئے قانون بنانا چاہیئے۔ یہی ایک طریق ہے۔ جس سے نمائندے اسمبلیوں میں جا سکیں گے اور علاقائی اور لسانی اور خاندانی تعلقات کی بناء پر انتخاب لڑنے کا رجحان ختم ہو سکے گا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ جب تک موجودہ طریق انتخاب جو نہ اسلامی ہے نہ جمہوری بدل نہیں دیا جاتا اس وقت تک ہمارے انتخابات کے نتائج اور ہماری جمہوریت ایک تماشے سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتے۔ جو لوگ گروہی۔ علاقائی یا لسانی بنیادوں پر سیاست کرتے ہیں آپ نے ان کی شدید مذمت کی اور پاکستان ریزولیوشن کی طرف توجہ دلائی جو صحیح معنوں میں جمہوریت کی بنیاد ہے۔ آپ نے کہا کہ آزادئ اظہار اس وقت تک معرض وجود میں نہیں آ سکتی جب تک کہ لوگوں کو اپنے عقیدے کے اظہار کی اجازت نہ دی جائے۔ دراصل یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کیساتھ مربوط ہیں۔ آزادی اظہار عقیدہ ہی دراصل آزادئ اظہار رائے کا نام ہے۔ لوگ اپنے خیالات کے اظہار میں آزاد ہونے چاہئیں اور وہی جانتے ہیں کہ انہیں سیاست میں کس طرح حصہ لینا صحیح معنوں میں مفید ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اس بات کی بھی مذمت کی کہ اسمبلی میں اکثریت حاصل کرنے کیلئے ممبروں کی خرید و فروخت کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ اسمبلی کو احتساب کے لئے تیار رہنا چاہیئے اور یہ احتساب ہی ایک ایسی چیز ہے جو کسی پارٹی کو حکومت کرنے کا حق دے سکتی ہے۔ محض اکثریت ہمارے لئے کسی طرح بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ اگر انتخاب کا نیا طریق

باقی صفحہ ۴ کالم ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عباد اللہ گیانی صاحب

مشرقی پنجاب میں خون کی ہولی

دُنیا کے مختلف ممالک میں آج کل انسانوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے کہیں لبنان میں گولیاں چل رہی ہیں۔ کہیں فلسطین میں بے گناہ لوگ مارے جا رہے ہیں۔ کہیں آذربائیجان کے لوگوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ کہیں کشمیر کے حریت پسند بھارت کی بربریت کا شکار ہو رہے ہیں۔ گویا کہ ہر طرف "موتا موتی" لگ رہی ہے۔ پاکستان کے پڑوسی علاقہ مشرقی پنجاب کا بھی بہت برا حال ہے۔ ابھی چند دن ہوئے کہ بھارت میں حکومت تبدیل ہو گئی ہے۔ اور اب کانگرس کی بجائے وی۔پی۔سنگھ بھارت کے پردھان منتری بنے ہیں اور دنیا کو تاثر دینے کیلئے کہ پنجاب میں امن قائم ہو گیا ہے۔ انہوں نے کھلی جیپ میں بغیر کسی حفاظتی انتظام کے امرت سر اور دربار صاحب کا چکر لگایا ہے اور اس کے بعد وہ اسی طرح لدھیانہ کا بھی دورہ کر آئے ہیں۔ لیکن مشرقی پنجاب کے حالات کیا ہیں۔ اس پر وہاں کے ایک ہفت روزہ "ست جگ" نے اپنے ۸ فروری ۱۹۹۰ء کے افتتاحیہ میں مندرجہ ذیل الفاظ میں روشنی ڈالی ہے کہ:

"ہر شخص نے اپنی اپنی جگہ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو نئے سال ۱۹۹۰ء کی مبارکباد کے خطوط لکھے ہوں گے اور اس کے ساتھ ہی یہ امید بھی ظاہر کی ہو گی کہ اس نئے سال ۱۹۹۰ء میں بھلائی کے اچھے نتائج برآمد ہوں گے کیونکہ کانگریس کے مخالفین کو اس بات کی بہت خوشی ہے کہ کانگرس کی حکومت کو اقتدار سے الگ کر دیا گیا ہے۔ اور نئی حکومت وی پی سنگھ کی بن گئی ہے اور وی پی سنگھ اپنی وزارت کے ساتھ بغیر کسی حفاظتی بندوبست کے کھلی جیپ میں دربار صاحب امرت سر کا چکر لگا آئے ہیں اور اس کے بعد لدھیانہ سے بھی دہلی کے وقت بغیر کسی حفاظتی انتظام کے ہو آئے ہیں۔ اس سے لوگوں کو کچھ اعتماد پیدا ہوا ہے۔

اسکے بعد ست جگ نے لکھا ہے کہ:۔

لیکن افسوس ہے کہ اس کے مقابلہ پر دوسری طرف چند اخباروں کے بغیر شاید ہی کسی اخبار کی توجہ اس طرف گئی ہو کہ اس نئے سال کے اپنی عمر کی سیڑھی کے پہلے ڈنڈے پر قدم رکھتے ہی جو کچھ پنجاب میں ہوا ہے یا جموں اور کشمیر میں گذرا ہے۔ اسے اس نئے سال ۱۹۹۰ء کی بدشگونی ہی کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہ ہو گا۔ اس کے شروع میں ہی بہت سے رونگٹے کھڑے کر دینے والے واقعات ظہور میں آئے ہیں۔ کشمیر میں ربیعہ کا اغواء بعد میں اسکی واپسی کیلئے بھارت سرکار کا خون ریزی کرنے والوں کے آگے گھٹنے ٹیک دینا۔ جس سے وہاں کے ماحول کا بگڑ جانا ہے۔ سب نئے سال کی برکت ہے۔

دوسرے نمبر پر دہلی میں پردھان منتری کے فیصلہ کے موقعہ پر چند رشیکھر سے بگاڑ اور سیٹھ ملانی ایسے لوگوں کو مارپیٹ بھی اس نئے سال کی شروعات ہی ہیں۔

اس کے بعد باری آتی ہے۔ پنجاب کی۔ پنجاب میں اس وقت کانگرس نام کی کوئی پارٹی برسر اقتدار نہیں ہے اور نہ گورنری راج ہے۔ بلکہ پنجابیوں کا منتخب شدہ گروپ ہے۔ جو سمرن جیت سنگھ مان کا "مان گروپ" ہے۔ مگر پھر بھی پنجاب کی جو حالت ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کسی دن سوائے خون ریزی کرنے والی پارٹی کے اور کوئی پنجاب میں نہیں ہو گا اور خالصہ جی کو "عاقی رہے نہ کوئی" کو بدل کر یہ کہنا پڑے گا کہ۔

"راج کرے گا خالصہ
باقی رہے نہ کوئے"

کیونکہ جو کچھ گذر چکے پچاس، پچپن دنوں کے اعداد و شمار دیکھنے میں آرہے ہیں۔ وہ یہی ثابت کر رہے ہیں کہ کسی نہ کسی دن پنجاب خالی ہو جائے گا۔

"جگ بانی" اخبار کے بقول ۲ دسمبر سے ۲۶ جنوری تک (صرف ۵۶ دنوں میں خون ریزی کرنے والوں کے ہاتھوں مرنے والوں کی تعداد ۲۲۳ ہے (گویا کہ تقریباً ۸ آدمی فی یوم قتل کئے گئے) جو لوگ سرکاری مشینری کے ذریعہ خون ریزی کرتے والے مارے گئے ان کی تعداد ان سے الگ ہے۔ خواہ پولیس میں مریں۔ خواہ عام لوگ مریں۔ خواہ خونریزی کرنے والے مریں۔ مگر یہ سب ہیں تو پنجابی ہی۔ اخبار نے اس تعلق میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ:

باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر

بقیہ:۔ صفحہ ۳ سے آگے

اختیار کیا جائے تو اس سے بہت سی برائیاں دور ہو سکتی ہیں انتخاب جیتنے والوں کو اتنا روپیہ بھی خرچ نہیں کرنا پڑے گا۔ جتنا اب وہ کر رہے ہیں۔ اور جیتنے والا خاصی حد تک منتخب ہونے کا اہل ہو گا۔ انہوں نے سیاسی پارٹیوں کی آپس میں مناقشت کی پر زور مذمت کی اور کہا کہ ان حالات میں پاکستان ریزر ویلیوشن کی گولڈن جوبلی منانا ایک بے معنی سی بات ہو جاتی ہے۔ کانفرنس کے آغاز میں استقبالیہ پیش کرتے ہوئے میاں منظور احمد وٹو جو پنجاب اسمبلی کے سپیکر ہیں۔ نے اس بات پر زور دیا کہ سیاسی پارٹیوں کو آپس میں رواداری کا سلوک کرنا چاہیئے۔ اور ایک دوسرے کو برداشت کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی سعی کرنی چاہیئے۔ آپس میں مناقشت کی بجائے برادرانہ تعلقات پیدا کئے جائیں تو ملک صحیح معنوں میں ترقی کر سکتا ہے اور لوگ امن و سکون اور اطمینان کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

ایک صحافی کی موت

عراق نے جس ایرانی نژاد برطانوی صحافی پر جاسوسی کا مقدمہ چلا کر موت کی سزا دی تھی اور جس کے لئے برطانیہ کی وزیر اعظم مسز مارگریٹ تھیچر نے رحم کی اپیل کی تھی اور وزارت خارجہ کا ایک وفد عراق جا رہا تھا۔ اس صحافی کو عراق نے پھانسی دے دی ہے۔ چنانچہ اسکے نتیجے میں اگرچہ برطانیہ نے عراق سے سفارتی تعلقات تو منقطع نہیں کئے لیکن اپنے سفیر کو واپس بلا لیا ہے۔ اور یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ ۶ عراقی جو فوجی تربیت حاصل کر رہے تھے ان کو ملک سے نکال دیا جائے۔ چنانچہ انہیں برطانیہ سے نکال دیا گیا ہے۔ برطانیہ کی حکومت نے اس سزا کو وحشیانہ کہا ہے۔ مغربی یورپ کی حکومتوں نے اور وہاں کے پریس نے اس سزا کو غیر انسانی کہہ کر اس کی مذمت کی ہے۔ جہاں تک عرب ممالک کا تعلق ہے انہوں نے اس سزا پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ حتیٰ کہ شاہ حسین اردن کے بادشاہ نے پی۔ایل۔او کے ساتھ مل کر رحم کی اپیل کی تھی انہوں نے بھی اس سزا کے دیئے جانے کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ یہ ایرانی نژاد برطانوی صحافی خود جلا وطنی کی زندگی گذار رہا تھا۔ اور انگلستان کے اخبار آبزرور کا نمائندہ تھا۔ اسکا نام فرزاد بزوف تھا اور وہ عارضی طور پر برطانوی سفری کاغذات کے ساتھ سفر کرتا تھا۔ گذشتہ ستمبر میں اسے عراق نے حراست میں لیا اور یہ وہ وقت تھا جب وہاں ایک ملٹری بیس میں دھماکہ ہوا اور اس صحافی نے اس دھماکے کی وجوہات معلوم کرنے کی کوشش کی۔ اسکے ساتھی جو اسکے ساتھ صحافتی ذمہ داریاں ادا کر رہے تھے۔ نے بار بار یہ بات پیش کی کہ فرزاد کا اس ملٹری بیس کے متعلق معلومات حاصل کرنا جاسوسی کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ وہ اسے ایک خبر بنانے کیلئے پیش قدمی کر رہا تھا۔

جن عراقی فوجی تربیت حاصل کرنیوالوں کو برطانیہ سے نکالا گیا ہے ان میں چار بری فوج کے افسر ہیں اور دو بحری فوج کے۔ وزارت خارجہ کے سکرٹری ڈگلس ہرڈ نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ حکومت کے وزراء عراق کا دورہ نہیں کریں گے۔ اور ایک تجارتی مشن جو عراق جا رہا تھا۔ اس کا دورہ بھی منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اور جہاں تک تجارتی پابندیوں کا تعلق ہے حکومت برطانیہ نے اسے خارج از امکان قرار دیا ہے۔ خاص طور پر اسلئے کہ برطانیہ کی عراق اور دیگر عرب ممالک سے تیل کی بہت بڑی تجارت ہوتی ہے۔ اور اس وقت اسمیں کسی قسم کا رخنہ مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ عراقی سفیر کو وزارت خارجہ بلا کر احتجاج کیا گیا اور اسے کہا گیا کہ اس وقت جبکہ دنیا کے حالات بہتر ہو رہے ہیں۔ ہمیں احساس دلایا گیا ہے کہ ایسے ممالک بھی موجود ہیں جو انسانی حقوق کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے۔ یہی بات مسٹر ہرڈ نے ہاؤس آف کامنز میں بھی کہی۔ مسز مارگریٹ تھیچر جنہوں نے صدر عراق کو رحم کی اپیل کی تھی نے ہاؤس آف کامنز میں کہا کہ یہ ایسا وحشیانہ فعل ہے جس کی ساری مہذب دنیا مذمت کر رہی ہے پھانسی کے بعد جب اسکی لاش برطانوی سفارت خانے بھیجی گئی تو عراق نے یہ پیغام دیا کہ مسز تھیچر تو اسے زندہ مانگتی تھیں ہم نے ان کی اپیل کے جواب میں ایک بکس بھجوا دیا ہے۔ عراقی اخباروں نے جن کا کنٹرول حکومت کے ہاتھ میں ہے فرزاد کی ایک تحریر شائع کی ہے۔ جس میں اس نے جاسوسی میں ملوث ہونے کا اقرار کیا ہے۔ فرزاد کے ساتھی ایک برطانوی ۵۲ سالہ نرس کو بھی حراست میں لیا گیا تھا اس کا جرم یہ تھا کہ وہ فرزاد کو اپنی کار میں جائے وقوعہ پر لیکر گئی تھی

باقی صفحہ ۶ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبارک مصلح الدین احمد

شمسی سال اور کیلنڈر

وہ لوگ جو ریاضی سے دلچسپی نہیں رکھتے وہ اس کی قدر نہیں جانتے۔ ریاضی ایک ایسا مضمون ہے جس نے مہذب دنیا کو بہت کچھ دیا اور اس کے بغیر دنیا کئی مصیبتوں میں گرفتار تھی۔ اس نے کئی اہم مسائل بخوبی حل کئے اور بے شمار چیزیں معین کرنے کی صورت پیدا کی۔ ریاضی کی اسی خوبی کی بنا پر اسے سائنسی دنیا کی ملکہ (QUEEN OF THE SCIENCES) کہا جاتا ہے۔

اس وقت جو کیلنڈر دنیا میں رائج ہے اور جس سے ہم کسی بھی تاریخ اور سال کا دن معلوم کر سکتے ہیں۔ یہ بھی ریاضی کا مرہونِ منت ہے۔ ۲۸۰ قبل مسیح میں ایک یونانی ریاضی دان ارسٹارکس (ARISTARCHUS) نے دنیا کو بعض حیرت انگیز امور سے روشناس کرایا۔ یہ ارشمیدس سے کوئی ۲۵ سال بڑا تھا اور اقلیدس (EUCLID) سے چند سال چھوٹا تھا۔ ارسٹارکس نے ریاضی کے علاوہ فلکیات (ASTRONOMY) میں بھی کام کیا اور آج کی دنیا اسے ریاضی دان کی نسبت ماہر فلکیات کے حوالہ سے زیادہ جانتی ہے۔ یہی وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلا یہ نتیجہ اخذ کیا کہ سورج زمین کے گرد نہیں گھوم رہا بلکہ یہ زمین ہے جو کہ سورج کے گرد گھوم رہی ہے۔ ارسٹارکس نے اقلیدس کی جیومیٹری اور زاویوں کی پیمائش وغیرہ کی مدد سے زمین کا سورج اور چاند سے فاصلہ نکالنے کی کوشش بھی کی اور اس طرح اس نے ایسا حساب استعمال کیا جس نے ریاضی کی ایک نئی شاخ ٹرگنومیٹری (TRIGNOMETRY) کے لئے رستہ ہموار کیا۔ ٹرگنومیٹری کے سادہ معنی "پیمائشِ مثلث" ہے اس کا حقیقی موجد ہپارکس (HIPPARCHUS) ہے۔ یہ بھی یونانی ریاضی دان تھا جس نے ارسٹارکس کے قریباً ۱۲۵ سال بعد بعض اور نئی نئی باتیں دنیا پر منکشف کیں۔ ہپارکس زمانہ قدیم کا عظیم ماہر فلکیات تھا اور بابائے ٹرگنومیٹری کہلاتا ہے۔ چونکہ اس زمانہ کی تاریخ میں زیادہ تر جنگی فاتح، سیاست دان، حکمران اور مقربین کا ہی ذکر ہوتا تھا اس لئے اس کے عہد کی تاریخ میں اس کے نام کو کماحقہ اہمیت نہیں دی گئی۔ اس نے قریباً ۸۰۰ ستاروں کی پوزیشن بھی معین کی اور یہ کام اس نے آسمانی زاویوں کی مدد سے کیا جو کہ زمینی طول بلد اور عرض بلد کے بالمقابل بنتے ہیں اور یہ اس کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

سال میں دو مواقع ایسے ہوتے ہیں جب سورج (SOL) خطِ استوا سے دور ترین ہوتا ہے اور یوں لگتا ہے جیسے کہ وہ واپس خطِ استوا کی طرف آنے سے قبل مختصر وقفہ (STI) کرتا ہے۔ ان میں سے ایک موقعہ کو SUMMER SOLSTICE اور دوسرے کو WINTER SOLSTICE کہتے ہیں۔ پہلا قریباً ۲۱ جون کو اور دوسرا ۲۲ دسمبر کو واقعہ ہوتا ہے۔ یونانیوں سے بھی بہت پہلے انسان نے یہ جان لیا تھا کہ اگر ایک ڈنڈا زمین پر بالکل سیدھا کھڑا کیا جائے تو اس کا سایہ عین دوپہر کے وقت ونٹر سالسٹس کو لمبا ترین اور سمر سالسٹس کو چھوٹا ترین ہوگا۔

دھوپ گھڑی (SUNDIAL) کا استعمال مصریوں نے ۱۵۰۰ ق م میں کیا۔ ان سے بابلیوں نے اور ان سے یونانیوں نے اس کا استعمال سیکھا۔ ڈنڈے کے سایہ کا سمر سالسٹس سے ونٹر سالسٹس تک اور پھر واپس سمر سالسٹس تک وقت معلوم کر کے انہوں نے سال کی مدت معین کی اور یہ تسلیم کیا گیا کہ سال ۳۶۵¼ دن کا ہوتا ہے (اعشاریہ میں اسے ۳۶۵٫۲۵ دن لکھیں گے)

ارسٹارکس نے ۲۸۰ ق م میں وہ ساعت معلوم کی جب ڈنڈے کا سایہ چھوٹا ترین تھا۔ اس کے ۱۴۵ سال بعد ہپارکس نے بھی ۱۳۵ ق م میں یہ ساعت معلوم کی یعنی سمر سالسٹس کا وقت۔ ہپارکس نے مشاہدہ کیا کہ اگر گزرے ہوئے ۱۴۵ سالوں کا ہر سال ۳۶۵¼ دن کا شمار کیا جائے تو ارسٹارکس نے جب یہ ساعت معلوم کی وہ کیلنڈر کی متعلقہ ساعت سے ۱۱ گھنٹے پہلے آگئی۔ اس امر سے اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ سال کی لمبائی ۳۶۵¼ دن جو تسلیم کی جاتی ہے یہ درست نہیں بلکہ سال کی لمبائی اس سے قدرے کم ہے اس نے اپنے مشاہدہ کی بنا پر حساب لگایا تو شمسی سال ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے ۵۵ منٹ اور ۱۲ سیکنڈ کا بنا۔ یقیناً ہپارکس کا یہ انکشاف قابلِ داد ہے۔ بعد کی تحقیقات نے جبکہ جدید آلات میسر آئے۔ بتایا کہ زمین سورج کے گرد ایک پورا چکر ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے ۴۸ منٹ اور ۴۶ سیکنڈ میں مکمل کرتی ہے گویا ہپارکس کے حساب میں صرف ۶ منٹ اور ۲۶ سیکنڈ کا فرق رہ گیا تھا۔ جدید حسابات کے مطابق اعشاریہ میں سال کو ۳۶۵٫۲۴۲۱۹ دن کا شمار کرتے ہیں۔

روم میں سیزر نامی مشہور ڈکٹیٹر گزرا ہے جس کا پورا نام JULIUS CAESAR ہے اس کا دورِ اقتدار ۴۹ - ۴۴ ق م ہے اس نے نوبل نظام کو کچلنے کی بھرپور کوشش کی آخر اس کے بڑھتے ہوئے جارحانہ اقدامات سے خائف ہو کر بروٹس (BRUTUS) اور کاسیئس (CASSIUS) نے اسے قتل کروا دیا۔ جولیس سیزر نے ۴۶ ق م میں ایک نیا کیلنڈر جاری کیا۔ اس نے یہ کام ایک ماہرِ فلکیات SOSIGENES کی مدد سے کیا۔ سیزر اور سوسیجن ہر دو نے ہپارکس کے انکشاف کو نظر انداز کیا اور انہوں نے ہر عام سال ۳۶۵ دن کا اور ہر چوتھا سال ۳۶۶ دن کا شمار کیا گویا انہوں نے شمسی سال ۳۶۵¼ دن کا ہی رکھا۔ رومی کیلنڈر مارچ کے مہینہ سے شروع ہوتا تھا۔ سیزر نے یہ فرمان جاری کیا کہ سال JANUARIUS سے شروع ہوگا جو کہ رومن کیلنڈر میں گیارھواں مہینہ تھا۔ اس نے اپنا نام زندہ رکھنے کے لئے رومی کیلنڈر کے پانچویں مہینہ کا نام QUINTICIS سے بدل کر اپنے نام پر JULIUS رکھا۔ جو اب ساتواں مہینہ تھا۔ اور یہ بعد میں JULY (جولائی) کہلایا۔ اس سے اس امر کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے کہ ستمبر، اکتوبر، نومبر، دسمبر۔ نویں، دسویں گیارھویں اور بارہویں مہینوں کے نام کیوں ہیں جبکہ ان کا مطلب تو ساتواں آٹھواں نواں اور دسواں ہے۔ جولیئس سیزر کے بعد اس کا جانشین AUGUSTUS سیزر بنا۔ اس نے بھی سینٹ سے منظوری لے کر رومی کیلنڈر کے چھٹے ماہ (جولین کیلنڈر کے آٹھویں ماہ) کا نام SEXTILIS سے تبدیل کر کے اپنے نام پر رکھوا دیا۔ سو اب یہ کیلنڈر میں اگسٹ (AUGUST) ہے۔

چونکہ جولین کیلنڈر میں [illegible] ہپارکس کی اس دریافت کو نظر انداز کیا گیا تھا کہ شمسی سال ۳۶۵¼ دن سے قدرے چھوٹا ہے۔ اس لئے مارچ کا وہ دن جب رات (NOX) دن کے برابر (EQUI) ہو جاتی ہے یعنی VERNAL EQUINOX یہ کیلنڈر میں پیچھے کی طرف رینگنے لگا۔ ۱۵۸۲ء میں مشہور پوپ GREGORY XIII نے VERNAL EQUINOX کو اپنی صحیح جگہ لانے کے لئے جولین کیلنڈر میں اصلاح کی اس طرح کہ ۱۰ دن ایک ہی تسلسل میں حذف کر دیئے گئے۔ اس تبدیلی کو انگریزوں نے لمبا عرصہ تک قبول نہ کیا۔ بالآخر ۱۷۵۲ء میں وہ اسے قبول کرنے پر رضامند ہو گئے لیکن اس وقت بجائے ۱۰ دن کے ۱۱ دن حذف کرنے ضروری ہو گئے چنانچہ ۲ ستمبر ۱۷۵۲ء کے معاً بعد ۱۴ ستمبر ۱۷۵۲ء آگیا۔ اس کے نتیجہ میں برطانیہ میں فسادات برپا ہو گئے اور عوام نے شور مچانا شروع کیا کہ ہماری زندگی کے ۱۱ دنوں پر ڈاکہ ڈال کر ہم سے چھین لئے گئے ہیں اور نعرہ لگایا GIVE US BACK OUR ELEVEN DAYS یعنی ہمارے گیارہ دن ہمیں واپس کرو۔ عالمی جنگِ عظیم کے خاتمہ پر روس بھی اس بات پر آمادہ ہو گیا کہ جولین کیلنڈر کو ترک کر دے اور دوسری قوموں کے ساتھ شامل ہو جاوے۔ اس پر اسے ۱۳ دن حذف کرنے پڑے۔ اس تمام مخمصہ اور ذہنی پریشانی سے بچا جا سکتا تھا اگر ہپارکس کی دریافت کو جولیس سیزر زیادہ وقعت دیتا اور اس کی پیروی کرتا۔

مستقبل کی غلطیوں سے بچنے کیلئے گریگورین کیلنڈر (GREGORIAN CALENDAR) میں طے کیا گیا کہ وہ سال جو کہ ۴ پر پورا پورا تقسیم ہو اسے (جولین کیلنڈر کی طرح) لیپ کا سال (LEAP YEAR) کہتے ہوئے اس میں ایک زائد دن فروری کے مہینہ میں جمع کریں گے لیکن ۱۳۵ ق م میں ہپارکس کے کئے گئے حساب کے مطابق (بعد درستگی) سواں سال وہ لیپ شمار ہوگا جو کہ ۴۰۰ پر پورا پورا تقسیم ہو۔ گویا ۱۶۰۰ لیپ سال تھا لیکن ۱۷۰۰، ۱۸۰۰، ۱۹۰۰ لیپ سال نہیں تھے اور ۲۰۰۰ لیپ شمار ہوگا۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ یہی کیلنڈر اس وقت دنیا میں رائج ہے۔ سوویں سالوں کے بارہ میں یہ اصول جو رکھا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ہم ہر چوتھا سال ۳۶۶ کا شمار کرتے ہیں تو چونکہ سال کی مدت ۳۶۵٫۲۴۲۱۹ دن ہے اس لئے ہم کچھ زیادہ جمع کر رہے ہیں۔ اس زیادتی کو کم کرنے کے لئے سواں سال ۳۶۵ کا شمار کرتے ہیں اور یہ تین صدیاں کرتے ہیں۔ ۴۰۰ سال میں ہم اب کچھ زیادہ کم کر گئے اس لئے چوتھی صدی میں پھر ایک دن زائد لے کر اسے ۳۶۶ کا شمار کر کے حساب برابر کرتے ہیں۔ اس طرح قریباً حساب ٹھیک رہتا ہے۔ تاہم معاملہ بالکل بھی ٹھیک نہیں ہوتا۔ حسابی لحاظ سے ہم آہستہ آہستہ کچھ زیادہ جمع کر رہے ہیں۔ لیکن یہ اتنا معمولی ہے کہ ۵۰۰۰ء میں جا کر حقیقی شمسی سال سے ایک دن زائد کیلنڈر میں گھس آئے گا اس لئے موجودہ وقت میں جو حساب ہم نے گریگورین کیلنڈر میں رکھا ہے وہ درست اور صحیح ہی ہے۔

اس سرگزشت سے یہ بات واضح ہو گئی کہ کس طرح ریاضی نے ایک بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا اور دنیا کو کئی مصیبتوں اور ذہنی پریشانیوں سے نجات دلائی۔ اب یہ معلوم کرنا بہت ہی آسان ہو گیا ہے کہ فلاں تاریخ اور سال کو کونسا دن تھا۔ آئیے ذیل میں دیکھتے ہیں کہ یہ کس قدر آسان ہے۔

۱۔ پہلے بعض اصولی باتیں نوٹ کیجئے،

(i) سوموار پہلا دن شمار کر کے ہم اتوار کو ۰، سوموار کو ۱، منگل کو ۲، بدھ کو ۳، جمعرات کو ۴، جمعہ کو ۵ اور ہفتہ کو ۶ لیں گے

(ii) ۷ دن کے بعد پھر وہی دن آجائے گا اس لئے دنوں کی تعداد کو ۷ پر تقسیم کر کے جو باقی بچے گا وہ فرق بتائے گا۔

(iii) عام سال کے ۳۶۵ دنوں کے ۵۲

باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ

رضیہ خانم صاحبہ

میری شفیق والدہ محترمہ عائشہ بیگم اہلیہ عبدالجبار خان صاحب آف سرگودہا ۱۹ نومبر ۱۹۸۶ء بروز جمعرات دو بجے دوپہر دل کے حملہ سے مختصر علالت کے بعد وفات پاکر اس دارِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرماگئیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

محترمہ والدہ صاحبہ پیدائشی احمدی تھیں اور ایک مخلص گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ کے والد میاں احمد صاحب خدا رسیدہ شخص تھے ان کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں نصب ہے۔ والدہ محترمہ نیک سیرت متقی پرہیزگار پابند صوم وصلوٰۃ تھیں۔ نماز تہجد خشوع وخضوع سے پڑھتیں نماز اشراق پابندی سے ادا کرتیں۔ قرآن مجید کی باقاعدہ اور دیر تک تلاوت کرتیں۔ ساری عمر متعدد بچوں کو قرآن کریم اور نماز پڑھائی۔ رمضان کے روزے بڑے اہتمام سے رکھتیں اور ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں شوال کے چھ روزے بھی پورے کرتیں۔

والدہ محترمہ پچیس سال صدر لجنہ سرگودہا رہیں۔ اور اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کئے۔ جماعت کی تربیت کا بڑا خیال رکھتیں۔ بڑی جرأت اور دلیری سے غلط بات کو فوراً روک دیتیں پنجابی میں بڑی عمدہ اور دلنشیں تقریر کرتیں جو سب کو بڑی بھلی لگتی چندے بڑی باقاعدگی سے ادا کرتیں ۱۹۴۶ء میں وصیت کی اور حصہ وصیت ہمیشہ ساتھ ساتھ ادا کرتی رہیں۔ جماعت احمدیہ سے والہانہ عقیدت تھی۔ جلسہ سالانہ اجتماع اور مشاورت پر باقاعدگی سے آتیں ماہ رمضان کا آخری عشرہ مرکز میں گزارتیں اور اکثر اعتکاف بیٹھتیں اور کہا کرتیں رمضان کا مزہ تو ربوہ میں آتا ہے۔ درس قرآن کریم درس حدیث تراویح اور نمازیں باجماعت تو ربوہ میں میسر ہیں اور پورا پورا فائدہ اٹھاتیں آپ کی زندگی میں دو بیٹے فوت ہو گئے صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ ۱۹۷۴ء کے پُرآشوب حالات میں گھر کا کل اثاثہ جل گیا لیکن ذرا ملال نہ ہوا اور ہمیشہ ایمان کی سلامتی کی دعا کرتیں ۱۹۸۴ء کا ابتلاء شروع ہوا تو اپنی ساری رقم جو کسی خاص وقت کے لئے جمع کر رکھی تھی کے متعلق مجھے فرمایا یہ ساری رقم فوراً کسی چندہ میں ادا کردو کیونکہ اس ابتلاء سے بڑھ کر مصیبت (اللہ نے چاہا تو) میری زندگی میں کوئی اور نہ آئے گی۔ میں نے یہ رقم صد سالہ جوبلی فنڈ میں جمع کروادی حالانکہ اس سے پہلے یہ چندہ وہ پورا ادا کرچکی تھیں۔ پھر میں نے حضور کو والدہ محترمہ کے لئے دعا کی درخواست لکھی حضور پر نور نے کمال شفقت سے والدہ محترمہ کو لکھا آپ نے تو بتانا نہیں تھا آپ کی خاص بیٹی نے مجھے آپ کی نہایت پیاری قربانی کی اطلاع دی اور اپنی پیاری ماں کے لئے میرے دل سے دعائیں لوٹنے کی خوب ترکیب کی صرف ماں کے لئے نہیں بلکہ انکی اولاد در اولاد کے لئے دل کی گہرائیوں سے جو دعائیں نکلی ہیں میں درِ مولیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ انہیں قبول فرمائے گا۔

خدا تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اوران کی قیمتی اور پیاری دعائیں ہمیں ہمیشہ ملتی رہیں اور والدہ محترمہ کے حق میں قبول فرمائے۔ والدہ محترمہ آخری وقت تک دعائیں کرتی رہیں خدا تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب حضور فتح و ظفر سے واپس تشریف لائیں۔ والدہ محترمہ کو خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے خاص عقیدت تھی۔ اپنے رشتہ داروں عزیزوں اور ملنے والوں سے شفقت کا سلوک آخری دم تک رکھا۔ دیندار لوگوں کی بڑی قدر کرتی تھیں۔ جس سے تعلق رکھا ساری عمر نبھایا۔ خدا تعالیٰ نے ان کی کوئی نماز ضائع نہیں ہونے دی آخری ظہر کی نماز بھی ادا کر کے دنیا سے رخصت ہوئیں۔ میں نے انہیں ہمیشہ نیکی کی باتیں کرتے سنا۔ تمام قارئین سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ والدہ محترمہ کو اپنے خاص فضل سے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب بہن بھائیوں کو ان کی نیکیوں کا وارث بنائے۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

آج سے خون ریزی کرنے والوں کی طرف سے یہ بیان بھی آرہے ہیں کہ وہ لوٹ مار کرنے والوں اور بے گناہوں کو مارنے والوں کو معاف نہیں کریں گے۔ پھر یہ جو کچھ اخباروں میں پڑھنے سننے میں آرہا ہے۔ یہ ان سب سے زیادہ کونسی زور آور طاقت ہے جو ہر روز پنجاب میں اس قدر خون بہا رہی ہے اور آج تک متعدد بڑے بڑے لیڈر موت کے گھاٹ اتارے جاچکے ہیں۔ جن کی ذمہ داری اخباروں کے بقول خون ریزی کرنے والوں نے لی ہے۔ مگر جو کسی گنتی میں نہیں ہیں۔ وہ بیچارے محنت مزدوری کر کے پیٹ پالنے والے ہیں۔ ان کی ذمہ داری کوئی بھی نہیں اٹھاتا۔ وہ یونہی مارے گئے۔

آخر میں اخبار نے بیان کیا ہے کہ:
اس سال کے آثار اچھے نہیں ہیں۔ جو کچھ پنجاب میں ہو رہا ہے۔ اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے گزر چکے سالوں سے اس سال میں کہیں زیادہ خون ریزی ہوگی۔ زمین خون سے رنگی جائے گی۔ زیادہ بچے یتیم ہوں گے۔ بیوگان کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگا۔ مرنے والا خواہ پولیس میں ہو۔ خون ریزی کرنے والا ہو۔ عام لوگوں میں سے ہو۔ مگر اس سے ہوگا تو پنجاب ہی خالی اور سب طرف سے بدقسمتی پنجاب کی ہی ہوگی۔

(ترجمہ اخبار ست جگ جیون نگر بھارت ۸ فروری ۱۹۹۰ء گورمکھی اخبار)

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

ہفتے بنے باقی ۱ دن بچا لہٰذا ایک سال میں ایک دن کا فرق پڑے گا۔

(iv) لیپ کے سال کا ایک اور دن فرق ہیں شمار ہوگا۔

(v) ۱۰۰ سال میں ۲۴ لیپ ہوں گے (سوال لیپ نہیں ہے) اس طرح کل ۱۲۴ دن فرق ہوا ۷ پر تقسیم کرکے باقی بچے ۵ لہٰذا ۱۰۰ سال پر فرق ۵ دن لیں گے۔ اسی طرح ۲۰۰ سال پر ۳ یعنی ۳ اور ۳۰۰ سال پر ۱۵ یعنی ۱ دن فرق ہوگا۔

(vi) ۴۰۰ لیپ ہے۔ اس لئے ۲۰ کے علاوہ ۱ مزید کل ۲۱ کا فرق یعنی ۷ پر تقسیم کرکے ۰۔ اسی طرح ہر ۴۰۰ پر تقسیم ہونے والے سال کا فرق ۰ ہوگا۔

(vii) جب کسی تاریخ اور سال کا دن نکالنا ہو تو پہلے جو پورے سال گزر چکے ہیں ان کا فرق نکالیں گے اور پھر جو سال جاری ہے اس کے دنوں کا فرق۔

۲۔ آئیے اب ہم ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کا دن نکالتے ہیں:

(i) پہلے نوٹ کیجئے کہ ۱۸۸۸ء سال پورے ہوئے اور ۱۸۸۹ء کے دن یکم جنوری سے ۲۳ مارچ تک ہیں اور ۱۸۸۹ء لیپ سال نہیں۔ لہٰذا فروری کے ۲۸ دن ہوں گے۔

(ii) ۱۸۸۸ء تک کا حساب ہر

۱۶۰۰ سال پر دنوں کا فرق = ۰
۲۰۰ " " " = ۳
۸۸ " " " = ۴
(۸۸ = ۷×۱۲ + ۴)

ان سالوں میں لیپ کے سال آئے ۸۸ ÷ ۴ = ۲۲ ان کا فرق مزید ہوگا } = ۱
(۲۲ = ۷×۳ + ۱)

(iii) سال ۱۸۸۹ء کا حساب
جنوری ۳۱ دن کا فرق = ۳
فروری ۲۸ " " = ۰
مارچ ۲۳ " " = ۲
کل فرق = ۱۳
۷ پر تقسیم کیا تو باقی بچے ۶

(iiii) لہٰذا ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو ہفتہ کا دن تھا۔

دیکھیئے کتنا آسان ہے دن نکالنا۔ اب اسی حساب کی مدد سے آپ اپنے یا کسی بچے کا یوم پیدائش معلوم کرسکتے ہیں یا کسی بھی اہم واقعہ کا دن نکال سکتے ہیں۔

بقیہ: صحافی

اسے ۱۵ سال قید کی سزا دی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل پیریز ڈی کوئیار نے فرزاد کی پھانسی کے بعد کہا کہ انہیں اس سے بہت دکھ ہوا ہے اور وہ اس پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۳۹۴ :۔ میں لئیقہ وسیم زوجہ وسیم احمد شیخ قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ لچھمن سنگھ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۰/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) زیورات طلائی ۷ تولے مالیتی -/۲۱,۰۰۰ روپے (۲) حق مہر -/۷,۰۰۰ روپے (۳) زرعی زمین ۶½ ایکٹر، واقع چک ۴۱۶/ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ جس کے مالک ۴ بھائی ۵ بہنیں اور والدہ صاحبہ ہیں میرا حصہ کی قیمت -/۱۴,۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ لئیقہ وسیم زوجہ وسیم احمد شیخ ۴۳ راوی پارک قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد صدیق وصیت نمبر ۱۷۵۷۱ گواہ شد نمبر۲۔ شیخ وسیم احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۳۹۵ :۔ میں شیخ وسیم احمد ولد شیخ امیر علی صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۴۳ راوی روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۰/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع طاہر آباد ربوہ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے (۲) زرعی زمین ۶½ ایکٹر واقع چک ۴۱۶/ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ جس کے وارث سات بھائی دو بہنیں اور والدہ ہیں۔ میرا حصہ -/۲۰,۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ شیخ وسیم احمد مکان نمبر ۴۳ راوی پارک قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد صدیق شاکر وصیت نمبر ۱۷۵۷۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ مسعود احمد سیکرٹری مال حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور۔

مسل نمبر ۲۷۳۹۶ :۔ میں حاکم بی بی بیوہ چراغ دین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) نقد رقم چالیس ہزار روپے (۲) حق مہر وصول شدہ بیس روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ حاکم بی بی بیوہ چراغ دین صاحب (2) 3-1/66 داماگل فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ خواجہ صفی الدین انسپکٹر مال وصیت نمبر ۱۷۷۴۵۔ گواہ شد نمبر۲ نصیر احمد فاروقی وصیت نمبر ۲۲۶۸۱۔

مسل نمبر ۲۷۳۹۷ :۔ میں منزہ حنا صادق بنت ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال ۵ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ونڈالہ روڈ شاہدرہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ بالیاں طلائی ۴ ماشہ مالیتی -/۸۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ منزہ حنا صادق بیت الصدق رسول نگر ونڈالہ روڈ لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ ڈاکٹر محمد صادق والد موصیہ وصیت نمبر ۲۴۷۲۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالعزیز خان لاہور۔

مسل نمبر ۲۷۳۹۸ :۔ میں احمد رضوان صادق ولد ڈاکٹر محمد صادق صاحب قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رسول نگر ونڈالہ روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ گھڑی مالیتی -/۲۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ احمد رضوان صادق ولد ڈاکٹر محمد صادق صاحب بیت الصدق رسول نگر شاہدرہ لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ ڈاکٹر محمد صادق والد موصی وصیت نمبر ۲۴۷۲۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالعزیز خان بیت الصدق رسول نگر لاہور۔

مسل نمبر ۲۷۳۹۹ :۔ میں ناصرہ یاسین زوجہ محمد یاسین ربانی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8/5 دارالنصر غربی ربوہ حال گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۸۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات دو تولہ مالیتی -/۴۸۰۰ روپے (۲) زیورات چاندی ۲ تولہ مالیتی -/۱۶۰ روپے (۳) حق مہر -/۵۰۰۰ روپے (۴) سلائی مشین مالیتی -/۷۵۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناصرہ یٰسین اہلیہ محمد یٰسین ربانی مربی سلسلہ احمدیہ بیت الذکر گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالرحمٰن عاجز ۲۳/۱۶ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد یٰسین ربانی مربی سلسلہ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۴۰۱ :۔ میں نور عینی زوجہ BONIN پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر -/۲۰۰,۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰,۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نور عینی زوجہ BONIN ساکن انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ BONIN خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ JURIAH S/O BONIN INDONASIA

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقابلہ مقالہ نویسی اطفال الاحمدیہ

مجلس اطفال الاحمدیہ شعبہ اشاعت کی طرف سے اس سال ایک مقابلہ مقالہ نویسی منعقد کروایا جا رہا ہے جس کا عنوان ہے "سیرت قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل"۔ مقابلے کیلئے شرائط درج ذیل ہیں۔

۱۔ مقالہ اڑھائی سے تین ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔ غیر ضروری طویل نہ ہو۔

۲۔ مقالے میں حضورؓ کی مختصر سوانح کے ذکر کے بعد سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کیا جائے۔

۳۔ مقالے کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔

اس کے لئے چند امدادی کتب درج ذیل ہیں اطفال ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

۱۔ حیاۃ نور مصنفہ شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگر مل)۔

۲۔ تاریخ احمدیت جلد ۴، باب ۸، ۹۔

۳۔ مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین مرتبہ اکبر شاہ نجیب آبادی۔

۴۔ سوانح حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان۔

سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ
پاکستان

اعلان دارالقضاء

○ مکرم راجہ محمد نواز خان صاحب ولد خان محمد صاحب مکان ۳۴/۱۳، محلہ فیکٹری ایریا (نزد بیت السلام) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد صاحب کا پلاٹ ۸/۱۹، برقبہ ۱۰ مرلہ واقع دارالنصر شرقی ربوہ ان کے اور ان کی والدہ صاحبہ کے نام منتقل کیا جائے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ قطعہ و مکان مذکورہ خان محمد صاحب درویش کے پسر محمد نواز خان صاحب اور بیوہ کرم بی بی خانم صاحبہ کے نام منتقل کیا جانے پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دفتر قضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

○ قطعہ ۱۶/۱۸، برقبہ دس مرلہ واقع دارالنصر شرقی ربوہ۔ مکرم ناصر احمد صاحب پسر میاں عبدالرحمٰن صاحب ولد محمد عبداللہ صاحب کے نام منتقل کیا جانے پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دفتر قضاء میں اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

گمشدگی

میرے بھائی محمد دین صاحب ولد مولوی محمد اسماعیل صاحب علوی آف بھڈال ضلع سیالکوٹ عرصہ ۲ سال سے لاپتہ ہیں۔ ان کی عمر ۸۰ سال، رنگ گندمی، قد ۵ فٹ ۸ انچ، جسم موٹاپے کی طرف مائل ہے۔ سفید قمیض، تہبند باندھے ہوئے سر پر رومال، دینی معلومات سے بہت دلچسپی، کیمیا گری کا بھی شوق تھا۔

اگر کسی بھائی کو ان کے متعلق علم ہو تو خاکسار کو مطلع فرمائیں۔

(حکیم محمود احمد۔ بھڈال۔ ضلع سیالکوٹ)

CURATIVE TIME
کیوریٹو ٹائم
برائے رمضان المبارک
کیوریٹو کلینک و دفاتر صبح ۸ بجے سے ۳ بجے دوپہر تک کھلے رہیں گے۔ جمعۃ المبارک کو تعطیل ہوگی۔
(ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ
فون: ۷۷۱، ۶۰۶، ۶۰۷

ضرورت سیلزمین
دو سیلزمینوں کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۵ سال کے قریب اور تعلیم میٹرک ہو۔ معقول معاوضہ دیا جائے گا۔ اپنی درخواستیں امیر یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں یا خود ملیں۔
میاں بھائی (پاکستان) ۱۰ منٹگمری روڈ لاہور
فون ۲۲۳۳۶۲
۲۲۳۳۶۳

خبریں

ملکی خبریں

○ کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی نے پیٹرولیم ڈیزل مٹی کے تیل اور کھاد کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ موٹر پٹرول کی قیمت ۷ء۱۵ روپے فی لیٹر سے بڑھا کر ۸ء۲۸ روپے فی لیٹر کر دی گئی ہے۔ جبکہ بسوں میں استعمال ہونے والا ہائی سپیڈ ڈیزل ۸۵ء۳ روپے سے بڑھا کر ۴۶ء۴ روپے کر دیا گیا ہے۔

○ قومی اسمبلی میں پارلیمانی امور کے وزیر ڈاکٹر شیر افگن اور اپوزیشن کی رکن عابدہ حسین کے درمیان تلخ کلامی ہو گئی اس کے فوراً بعد اپوزیشن لیڈر چوہدری شجاعت لپک کر ڈاکٹر شیر افگن کی طرف آئے اور دونوں میں ہاتھا پائی ہو گئی۔ سپیکر نے کشیدگی کے پیش نظر اجلاس ملتوی کر دیا۔

○ متحدہ اپوزیشن نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ پہلے سے زیادہ طاقتور ہے اس لئے وزیر اعظم قومی اسمبلی میں اعتماد کا ووٹ حاصل نہیں کر سکتیں۔

○ فیصل آباد میں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کے طلباء اور شہریوں کے ایک ہجوم کے درمیان جس میں پاور لومز کے مالکان بھی شامل تھے فائرنگ کا تبادلہ ہوا سات افراد زخمی ہو گئے۔

○ جھنگ میں انجمن سپاہ صحابہ کے ۱۲ ارکان نے اہل سنت کے حقوق کی بازیابی کے لئے بھوک ہڑتال کر دی ہے

○ جھنگ میں ہڑتال ختم کر دی گئی ہے لوگ مورچے بنا کر راتوں کو پہرہ دیتے ہیں سابق ایم این اے سمیت ۳۴ افراد کو اسلحہ سمیت گرفتار کر لیا گیا جبکہ پہلے سے گرفتار شدہ ۵۵ افراد کو رہا کر دیا گیا۔

○ پنجاب کے وزیر مسٹر پرویز الٰہی نے ان اطلاعات کی سختی سے تردید کی ہے کہ پنجاب اسمبلی کا کوئی آئی جے آئی کا رکن وزیر اعظم سے ملا ہے۔

○ یکم رمضان المبارک کو تمام بنک تین ہزار سے زائد روپے کے کھاتہ داروں سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ کاٹیں گے۔ زکوٰۃ کی کٹوتی کے خوف سے بنکوں سے کروڑوں روپے نکلوائے گئے

غیر ملکی خبریں

○ بھارتی حکومت نے سری نگر کے بعد جموں کو بھی فوج کے حوالے کر دیا ہے۔ ہندو مسلم فسادات روکنے کیلئے شہر میں غیر معینہ مدت کے لئے کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوؤں نے کشمیر سے فرار ہونا شروع کر دیا ہے۔ اب تک ۱۹ ہزار ہندو خاندان وادیٔ کشمیر سے فرار ہو چکے ہیں۔

○ سکھوں کی لندن میں واقع تنظیم نے مقبوضہ کشمیر میں فائرنگ کرنے والے فوج اور سنٹرل ریزرو پولیس میں ملازم سکھوں کو انتباہ کیا ہے کہ ان کو سکھ مذہب سے خارج کر دیا جائے گا۔ تنظیم نے سکھوں کو کہا ہے کہ وہ ہرگز مقبوضہ کشمیر میں کشمیری حریت پسندوں پر گولی نہ چلائیں۔

○ فلسطینی صدر یاسر عرفات کو گذشتہ روز بھارتی صدر نے جواہر لال نہرو ایوارڈ دیا۔

○ یاسر عرفات نے پاکستان اور بھارت میں مذاکرات کرانے کیلئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

○ روسی فوج نے روس سے علیحدگی کا اعلان کرنے والی ریاست لیتھوانیہ میں کمیونسٹ پارٹی کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے۔ لیتھوانیہ کے صدر نے طاقت کے اس استعمال کو کھلی جارحیت قرار دیا ہے

○ چین نے ایران اور عراق کو بیلاسٹک میزائیل فراہم کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

○ بھارتی وزیر اعظم بھارتی پنجاب کو اپنے قبضے میں زیادہ سے زیادہ دیر تک رکھنے کیلئے ایک آئینی ترمیم پر اتفاق رائے حاصل کر رہے ہیں۔